قرآنِ کریم میں غیر حجازی زبان کے عربی الفاظ

پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود

قرآن کریم خالص فصیح عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور قرآن کریم کا یہ امتیاز ہے کہ اس نے قبائل عرب کے مشہور قبائل کی زبان کے الفاظ بھی قرآن کریم میں ذکر کیے، صرف حجاز کی مقامی زبان کے الفاظ واستعمال نہیں کیے۔

اور اسی طرح غیر عربی الفاظ بھی قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں۔ بہر حال وہ عجمی الفاظ قرآن کریم کا حصہ بن کر قرآن کریم کا اعجاز بن گئے اگر چہ بہت سے علماء نے اس کا انکار کیا ہے کہ قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ آئے ہیں۔(۱)

ابوعبیدہ تو ایسے شخص کو کذاب تک کہہ دیتے ہیں۔(۲)

قائلین جواز کہتے ہیں کہ کچھ الفاظ جو دراصل عربی نہیں تھے لیکن اہل عرب کے استعمال کی وجہ سے اب وہ عربی ہو گئے یا ان کے قائم مقام ہو گئے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ الفاظ دراصل عربی ہی ہیں۔ بہر حال! ہم نے اختلاف سے قطع نظر ذیل میں ایسے ہی الفاظ کو مختصر الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ ﴿وانتم سامدون﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کے معنی "غناء" کے ہیں اور یہ اہل یمن کی زبان کا کلمہ ہے۔ اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ یہ کلمہ حمیری زبان کا ہے۔ اور اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔(۳)

حضرت حسن سے روایت ہے کہ "ہمیں الارائک" (۴) کے معنی معلوم نہیں تھے کہ کیا ہیں، یہاں تک کہ ایک یمنی ہمیں ملا اور اس نے بتایا کہ "اریکۃ" ملک یمن میں "حجلۃ" (دلہن کے کمرہ) کو کہتے ہیں۔ جس میں سریر (پلنگ) ہوتا ہے۔

حضرت ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ضحاک کے واسطے سے قولہ تعالیٰ: ﴿ولو القی معاذیرہ﴾ (۵) کے معنی ستورہ (پردے) بیان کئے ہیں، اور اس کو یمن کی لغت بتایا ہے۔

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے قولہ تعالیٰ: ﴿لا وزر﴾ (۶) کے معنی ضحاک کی روایت سے "لاحیل" (کوئی چارہ کار نہیں) بیان کئے ہیں اور اس کو بھی لغت یمن کا لفظ قرار دیا ہے۔

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عکرمہ قولہ تعالیٰ: ﴿وزوجناھم بحور عین﴾(۷) کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس طرح کہنا لغت یمن کے محاورات میں سے ہے، کیونکہ وہ لوگ کہا کرتے ہیں: "زوجنا فلاناً بفلانٍ" (۸) (ہم نے فلاں مرد کی فلاں عورت سے شادی کردی)۔

لیکن امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مفردات القرآن میں لکھتے ہیں کہ: "قرآن کریم میں ﴿وزوجناھم بحور عین﴾ (۸) عام محاورہ کے مطابق نہیں آیا۔ جیسے عرف عام میں کسی مرد کی نسبت کہا جاتا ہے کہ: "اس کی شادی فلاں عورت سے کردی گئی" کیونکہ اس میں تنبیہ مقصود ہے کہ جنت میں حوروں کے ساتھ یوں نکاح نہیں ہوگا جس طرح ہمارے مابین دنیاوی دستور ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے قولہ تعالیٰ: ﴿ولو اردنا ان نتخذ لھواً﴾ (۹) کے معنی میں منقول ہے کہ ﴿لھواً﴾ یمن کی زبان میں عورت کو کہتے ہیں۔

علامہ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے قولہ تعالیٰ: ﴿ونادی نوح ابنہ﴾ (۱۰) کے معنی یہ منقول ہیں کہ قبیلہ طی کی بول چال میں اس سے "ابن امرأتہ" (نوح علیہ السلام کی بیوی کا بیٹا) مراد ہے۔

قولہ تعالیٰ: ﴿اعصر خمراً﴾ (۱۱) کے بارے میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ "خمر" اہل عمان کی زبان میں انگور کو کہتے ہیں۔ یعنی اس کے معنی یہ

ہیں کہ: ''میں انگور کو نچوڑتا ہوں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قولہ تعالیٰ: ﴿اتدعون بعلاً﴾ (۱۲) کے معنوں میں وارد ہے کہ انھوں نے کہا ''بعل'' سے ''رب'' مراد ہے اور یہ اہل یمن کی بول چال ہے۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے کہا ''بعل'' بمعنی ''رب'' ازدوشنوہ (یمن کے ایک قبیلہ) کی زبان میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''الوزر'' یہ قبیلہ ہذیل کی زبان میں بیٹے کے بیٹے (پوتے) کو کہتے ہیں۔

کتاب الوقف میں علامہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اہل یمن کی زبان میں ''مرجان'' (۱۳) چھوٹے چھوٹے موتیوں کو کہتے ہیں۔

کتاب الرد علی خالف مصحف عثمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ''قبیلہ حمیر'' کی بول چال میں ''لصواع'' (۱۴) چینی کی چھوٹی (چائے یا قہوہ پینے کی) پیالی کو کہا جاتا ہے۔

اس کتاب الرد علی من خالف مصحف عثمان رضی اللہ عنہ میں قولہ تعالیٰ: ﴿افلم ییأس الذین آمنوا﴾ (۱۵) کی بابت ابوصالح روایت کرتے ہیں کہ ﴿افلم ییأس﴾ بمعنی ''الم یعلموا'' (نہیں معلوم کیا یا نہیں جانا) کے آیا ہے۔ یہ محاورہ قبیلہ ہوازن کی زبان کا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح اور ان کی نسبت دوسری زبانوں کی طرف اس طرح کی ہے۔ ﴿یفتننکم﴾ (۱۶) (تم کو گمراہ کریں) یہ قبیلہ ہوازن کی بول چال میں سے ہے۔ ﴿بوراً﴾ (۱۷) (تباہ ہلاک شدہ) یہ عمان کی زبان میں ہے۔ ﴿فنقبوا﴾ (۱۸) (بھاگ نکلے) یہ اہل یمن کی زبان میں ہے۔ ﴿لایلتکم﴾ (۱۹) (تم کو ناقص نہ کرے گا، تم میں کمی نہ ڈالے گا) یہ بنی عبس کی زبان میں

ہے۔﴿مراغماً﴾ (۲۰) (کشادہ، چوڑا) یہ قبیلہ ہذیل کی بول چال میں سے ہے۔

حضرت سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں قولہ تعالیٰ: ﴿سیل العرم﴾ (۲۱) کے بارے میں حضرت عمر بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ اس کے معنی "المسناۃ" (خشک سالی) کے ہیں اور یہ اہل یمن کی زبان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قولہ تعالیٰ: ﴿فی الکتاب مسطوراً﴾ (۲۲) کے معانی "مکتوباً" (لکھا گیا) نقل کئے ہیں۔ اور اس کو حمیری زبان کا لفظ بتایا ہے، کیونکہ حمیری قوم کے لوگ کتاب کو "اسطور" کہتے ہیں۔ (۲۳)

کنانہ کی بولی قرآن میں:

قرآن میں غیر قریشی الفاظ جو آئے ہیں ان میں قبیلہ کنانہ کی بول چال کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی لکھے ہیں: ﴿السفھاء﴾ (جاہل لوگ) ﴿خاسئین﴾ (ذلیل، سرنگوں) ﴿شطرہ﴾ (اس کی جانب) ﴿لاخلاق﴾ (بہرہ نہیں ملا) ﴿وجعلکم ملوکا﴾ (تم کو آزاد بنایا) ﴿قبیلا﴾ (ظاہر، علانیہ) ﴿معجزین﴾ (یعنی سابقین، آگے بڑھ جانے والے) ﴿یعزب﴾ یعنی یغیب (پوشیدہ رہتا ہے) ﴿ترکنوا﴾ ای تمیلوا (یعنی مائل ہو جاؤ، جھکو) ﴿فجوۃ﴾ یعنی ناحیۃ (ایک کنارہ، ایک گوشہ) ﴿موئلاً﴾ یعنی ملجأ (پناہ لینے کی جگہ) ﴿مبلسون﴾ یعنی آیسون (ناامید ہونے والے) ﴿دحوراً﴾ یعنی طرداً (ہنکا دیئے جانے کے طور پر) ﴿الخراصون﴾ (سخت جھوٹے لوگ) ﴿اسفاراً﴾ (کتابیں) ﴿اقتت﴾ (جمع کی گئی) ﴿کنود﴾ (نعمتوں کی ناشکری کرنے والا)۔

قبیلہ ہذیل کے الفاظ قرآن:

کلام پاک میں جو غیر قریشی یا غیر حجازی الفاظ آئے ہیں ان میں قبیلہ ہذیل کی بول چال کے الفاظ بھی ہیں: الرجز (عذاب) شروا (خرید و فروخت) عزموا الطلاق یعنی حققوا الطلاق (طلاق ثابت کردی، طلاق دیدی) صلداً (پاک صاف اور بے میل،

سقرا) آناء اللیل (رات کی ساعتیں) نورھم یعنی وجھھم (اس وقت اپنے قصد سے، سامنے) مدارا (لگاتار، پے درپے) فرقانا یعنی مخرجاً (نکلنے کی جگہ) حرض (برانگیختہ کر) عیلة یعنی فاقة (سب کو مرنا) ولیجة یعنی بطانة (ہمراز، رازدار) انفروا (جنگ کے لئے جاؤ) السائحون (روزے رکھنے والے) العنت بمعنی الاثم (گناہ) ببدنک یعنی بدرعک (تیری زرہ کے ساتھ) غمة (شبہ) دلوك الشمس (زوال آفتاب) شاکلته یعنی ناحیته (یعنی اس کا کنارہ، گوشہ) رجما (گمان سے) ملتحدا (مل جاؤ) یرجوا (خوف کرتا ہے) هضما (ازروئے نقص، کمی) ھامدة (غبار آلود) واقصد فی مشیک (تیزی سے چل) الاجداث (قبریں) ثاقب (چمکدار) بالھم (انکا حال) یھجعون (سوتے ہیں، لیٹتے ہیں) ذنوباً (عذاب) دسر (کیلیں، لوہے کی میخیں تفاوت (عیب) ارجائھا (اس کے اطراف اور گوشے) اطوارا (رنگ برنگ) بردا (نیند) واجفة یعنی خائفة (ڈری ہوئی) مسغبة (گرسنگی) المبذر (فضول خرچی) (۲۸)

لغت حمیر کے الفاظ قرآن میں:

تفشلاً (دونوں بزدل بنے) عثر (مطلع ہوا) سفاھة (جنون) زیلنا (ہم نے تمیز دی، فرق بتایا مرجوا (حقیر، کم رو) السقایة (لوٹا، پانی پینے کا برتن) مسنون (بدبودار، جس میں سڑ جانے کی بو آنے لگی ہو) امام (کتاب) ینغضون (لاغری) مآرب (حاجتیں) خرجا یعنی جعلاً (محصول، لگان، چندہ) غراما ای بلاء (مصیبت) الصرج (گھر) انکر الاصوات (بدترین آواز) یترکم (تم کو ناقص کردے، کمی کردے) مدینین (محاسبہ کئے جانے والے) رابیة (سخت) وبیلا (شدید) بجبار یعنی مسلط (صاحب حکومت) مرض (زنا) القطر (تانبا) محشورة (جمع کی گئی) معکوف (محبوس، گرفتار) (۳۲)

لغت جرہم قرآن میں

قبیلہ جرہم کے الفاظ جو قرآن میں استعمال ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:
فباؤا (مستوجب ہوئے) شقاق (گمراہی) خیراً (مال) کدأب (یعنی اشتباہ، ملتے جلتے ہوئے) تعولوا بمعنی تمیلوا (حق سے تجاوز کرو) یغنوا (تمتع پایا، پھل پایا) شرد (برباد کیا) اراذلنا (ہمارے یہاں کے کمینے) عصیب (شدید) لفیفاً (سب کے سب، اکٹھا ہوکر) محسوراً (منقطع، الگ تھلگ) حدب (جانب) الخلال (ابر) الودق (بارش) شرذمة (ٹکڑی، گروہ) ریع الحبک (راستے) سور (دیوار)

قبیلہ بنوسعد کی زبان قرآن میں:

قرآن میں چند دو لفظ بنوسعد کے بھی مستعمل ہیں، جو حسب ذیل ہیں: عشیرۃ یعنی حفدة اختان (نواسے) کل یعنی عیال (بوجھ، جس کی پرورش اور حفاظت کرنا پڑے)۔

قبیلہ کندہ کی زبان قرآن میں:

قرآن مجید میں چند الفاظ قبیلہ کندہ کے بھی مستعمل ہیں: فجاجاً (راستے) بست (پارہ پارہ ہو جائے، پھٹ جائے) لاتبتئس (رنج نہ کر، غم نہ کھا)

قبیلہ حضرموت کے الفاظ قرآن میں:

قرآن کریم میں عربی قبیلہ "حضرموت" کے بھی چند الفاظ مستعمل ہیں: ربیون (مرد) دمرنا (ہم نے ہلاک کر دیا) لغوب (تکان) منسأته (اس کی لاٹھی)

قبیلہ غسان ومزینہ کی زبان قرآن میں:

قبیلہ غسان کی بھی زبان قرآن میں آئی ہے جیسے: طفقاً (ان دونوں نے ارادہ کیا، یا کرنے لگے) بئیس (شدید) سیء بھم (ان کو برا سمجھا، ان کو ناپسند کیا) اور قبیلہ مزینہ کا بھی ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ لاتغلوا (زیادہ نہ کرو، اضافہ نہ کرو)۔ (۳۴)

قبیلہ بنو حنیفہ و یمامہ کی لغت قرآن میں:

قبیلہ بنو حنیفہ و یمامہ کی لغت قرآن میں استعمال ہوئی ہے جیسے: العقود (معاہدے) ... قبیلہ یمامہ کی لغت جیسے حصرت (تنگ

قوم سبا اور بنی طے کی لغت قرآن میں:

مختلف قبائل کی زبانیں قرآن میں مستعمل ہیں ان میں سے قبیل و قوم سبا کی لغت بھی ہے جیسے: تمیلوا میلاً عظیماً (تم نے کھلی غلطی کی) تبرنا (ہم نے ہلاک کیا) اور قبیلہ بنو طے کی زبان جیسے: ینعق (شور کرتا ہے) رغداً (سرسبز و سیر حاصل) سفه نفسه (اس نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈالا) یس (اے انسان، اے سید)

قبیلہ بنی خزاعہ یا بنو تمیم کی لغت قرآن میں:

افیضوا (چل پڑو، چل نکلو) الافضاء (جماع) اور بنو تمیم کی لغت جیسے: امد (بھول چوک) بغیاً (حسد کی وجہ سے)۔

قبیلہ اشعریین، اوس، خزرج اور مدین کی زبان قرآن میں:

ان قبائل کے الفاظ مستعملہ بھی قرآن مجید کے اندر استعمال ہوئے ہیں جیسے: لأحتنکن (ضرور جڑ سے کھوپھینکوں گا) تارۃً (ایک بار) اشمأزت (اس کی طرف سے ہٹ گئی اور بھڑک کر بھاگی، بدک گئی) اور قبیلہ اوس کی زبان لینۃ (کھجور کا درخت) اور خزرج کی لغت جیسے: ینغضون (چلے جاتے ہیں) اور اہل مدین کی زبان جیسے: فافرق (فیصلہ کردے، چکادے)۔(۳۵)

قرآن میں پچاس قبائل کی زبانیں اور ان کی تفصیل:

علامہ ابو بکر الواسطی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "قرآن میں پچاس قبیلوں کی زبان کے الفاظ موجود ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے قریش، کنانہ، هذیل، خثعم، خزرج، اشعر،

نمیر، قیس، غیلان، جرهم، یمن، ازد، شنوءه کنده، تمیم ،حمیر، مدین ،لخم، سعدالعشیره، حضرموت، سدوس، العمالقة، انمار، غسان، مدحج، خزاعه، غطفان، سبا، عما، بنوحنیفه، ثعلب، ملی، عامربن صعصعه، اوس، مزینه، ثقیف، جذام، بلی، عذره، هوازن، النمر اورالیمامسر۔ یہ سب لغتیں ملک عرب کی ہیں،ان کے علاوہ دوسرے ملکوں کی زبانوں میں سے اہل فارس، اہل رم،نبطی، اہل حبش، بربری، سریانی،عبرانی اور قبطی زبانوں کے الفاظ بھی قرآن میں موجود ہیں۔(۳۶)

چند مختلف قبائل کی زبان قرآن میں:

کلام اللہ میں دیگر چند مختلف قبائل کی زبان کے الفاظ آئے ہیں جوحسب ذیل ہیں:

طائف من الشیطان (۳۷)(یعنی شیطان کا بھڑکانا) یہ بنوثقیف کی لغت ہے۔الاحقاف: (۳۸)(بمعنی ریگزار) یہ ثعلب کی بول چال ہے۔اور "من یشاقق اللّٰہ" اور "من یرتددمنکم عن دینه" کی مثالوں میں مجزوم حرف کا ادغام کرنا کہ یہ خاص بنی تمیم کی بول چال میں پایا جاتا ہے۔اوراسی وجہ سے ادغام بہت کم آیا ہے۔لیکن حجازی بول چال میں حرف مجزوم کو الگ کرکے پڑھنا رائج ہے لہٰذا وہ بہت سے مقامات پر آیا ہے۔مثلاً، ولیملل ،یحببکم اللّٰہ،یمددکم ،اشدد به ازری اورومن یحلل علیه غضبی"۔

علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قولہ تعالیٰ:قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللّٰہ کے بارے میں کہ"یہ استثناء منقطع ہے اور بنی تمیم کی بول چال کے مطابق آیا ہے۔(۴۰)

قرآن میں غیرعربی الفاظ آنے کی توجیہات

اس میں اختلاف ہے کہ قرآن میں غیرعربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں یا نہیں چنانچہ زیادہ تر ائمہ کا اختلاف ہے جن میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، بن جریر،ابوعبیدہ، قاضی ابوبکر اور ابن

فارس رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں ۔ان کی رائے یہ ہے کہ قرآن میں عربی کے سوا کسی زبان کا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔اوراس کی دلیل میں ارشاد باری: قرآناً عربیاً، اورولو جعلناہ قرآناً اعجمیاً لقالوا لولا فصلت آیته اعجمی وعربی کو پیش کرتے ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو بہت سخت سست کہا ہے جو قرآن میں عجمی زبانوں کے الفاظ استعمال کا قائل ہو۔

علامہ ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی کلام نہیں کہ قرآن عرب کی واضح زبان میں نازل کیا گیا اس لئے جو شخص یہ کہے کہ اس میں غیر عربی زبان کے الفاظ بھی ہیں، وہ بلاشبہ بری بات (سخت) منہ سے نکالتا ہے۔(۴۱)

ابن اوس رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''اگر قرآن میں عربی زبان سے باہر کے بھی کچھ الفاظ ہوتے تو اس سے کسی شک کرنے والے کو یہ وہم کرنے کا موقع مل جاتا کہ اہل عرب قرآن کے مثل کلام پیش کرنے سے اس لئے عاجز رہے کہ قرآن میں ایسی زبانوں کے الفاظ بھی آئے ہیں جو اہل عرب کو معلوم ہی نہ تھے''۔

ان کے برخلاف دیگر علماء کا قول ہے کہ تمام الفاظ بغیر کسی آمیزش کے عربی زبان کے الفاظ ہین مگر بات یہ ہے کہ عربی زبان ایک بہت وسیع زبان ہے اوراس کے متعلق جلیل القدر علماء اور زبان دانوں کو بھی اس کے بعض الفاظ کا علم نہ ہونا بعید از قیاس نہیں۔چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پر ''فاطر'' اور ''فاتح'' کے معنی واضح نہ تھے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ ''زبان'' کا احاطہ نبی کے سوا اور کسی شخص سے نہیں ہوسکتا''۔(۴۲)

قرآن میں عجمی الفاظ آنے کے دلائل:

علامہ ابوالمعالی عزیزی بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ''ان الفاظ کے عربی زبان میں پائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان تمام دنیا کی زبانوں سے زیادہ وسیع اور الفاظ کا خزانہ رکھنے میں بے مثل ہے، لہٰذا ہوسکتا ہے کہ اہل عرب ان الفاظ کے وضع کرنے میں دیگر اقوام سے سبقت لے گئے ہوں''۔

بیشتر دیگر علماء کا میلان اس طرف ہے کہ قرآن شریف میں معرب الفاظ غیر زبانوں کے وارد ہوئے ہیں، اور انھوں نے قولہ تعالیٰ: قرآنا عربیا کے استدلال کا جواب یہ دیا ہے کہ تمام قرآن تو عربی زبان سے بھرا ہوا ہے۔لہذا اس میں معدودے چند غیر عربی الفاظ کا آجانا اسے عربی کلام ہونے سے خارج نہیں کرسکتا۔

اور قولہ تعالیٰ: ااعجمی وعربی کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ یہاں سیاق کلام (طرز گفتگو) سے یہ معنی بنتے ہیں کہ "آیا کلام تو عجمی ہو اور اس کا مخاطب عربی ہو۔اور قرآن میں عجمی زبانوں کے الفاظ آنے پر ان لوگوں نے علماء نحو کے اس اتفاق رائے سے بھی استدلال کیا ہے کہ وہ "ابراہیم" کے لفظ کو اس کے علم اور عجمہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف قرار دیتے ہیں۔

قرآن میں عربی الفاظ کلام الٰہی میں واقع ہونے کی سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ "قرآن میں ہر ایک زبان کے الفاظ ہیں" ان تمام اقوال سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ قرآن میں ان الفاظ کے واقع ہونے کی حکمت اس کا علوم اولین وآخرین پر حاوی اور ہر شے کی پیشین گوئی اور خبر دہی کا جامع ہونا ہے۔لہٰذا ضروری تھا کہ اس میں اقسام لغات اور زبانوں کی طرف بھی اشارہ کیا جاتا اور اس طرح پر قرآن کا ہر شے پر محیط ہونا بدرجہ کمال ثابت ہو جاتا ہے۔چنانچہ اس اعتبار سے قرآن میں تمام دنیا کی زبانوں کی شیریں ترین نہایت ہلکے پھلکے اور عرب کے کلام میں بہ کثرت استعمال ہونے والے کلمات استعمال ہوئے ہیں۔

اور اس کے علاوہ یہ بھی زبردست دلیل ہے کہ نبی ﷺ تمام اقوام عالم کی طرف حق کی دعوت دینے کے لئے بھیجے گئے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لہٰذا ضروری تھا کہ نبی مبعوث کو جو کتاب دی جائے اس میں ہر قوم کی زبان کے الفاظ موجود ہوں اور اس میں کوئی حرج نہیں تھا کہ ان الفاظ کی اصل خاص اس نبی کی قوم میں بجنسہ ایک ہی رہی ہو۔(۴۳)

قرآن میں آنے والے غیر عربی الفاظ کی فہرست:

ذیل میں ہم ان الفاظ کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی درج کرتے ہیں جو غیر عربی زبانوں سے ہیں اور قرآن میں آئے ہیں۔(۴۴)

ابـاریق: (لوٹے، چھاگل) امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فقـه اللغة'' میں اس کو فارسی زبان کا لفظ بتایا ہے۔علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ''ابـریق'' فارسی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں پانی کا راستہ یا ٹھہر ٹھہر کر پانی گرانا (آب ریز)

آبّ: (۴۵) (گھاس ،چارہ) بعض علماء کا بیان ہے کہ اہل مغرب کی بول چال میں ''آبّ'' گھاس کو کہتے ہیں۔اس امر کو شیدلہ نے بیان کیا ہے۔

ابلعی: (تو نگل جا) علامہ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے وہب ابن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ قولہ تعالیٰ: ''ابـلعی مـاء ك'' یہ حبش کی زبان میں اس کے ہیں ''نگل جا''۔

اخـلـد: (جھک گیا، مائل ہو گیا) علامہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الارشاد میں بیان کیا ہے کہ ''اخلدالی الارض'' عبرانی زبان میں بمعنی (ٹیک لگائی) کے آتا ہے۔

الأرائک: ''علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الافنان میں بیان کیا ہے کہ ''حبش کی زبان میں اس کے معنی ہیں ''تخت''۔(السریر)

آزر: (نام) جو لوگ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ یا بت کا نام نہیں مانتے ان کے قول کے بموجب اسے معرب شمار کیا گیا ہے۔

اسباط: (اولاد، قبیلے) علامہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ لفظ ان لوگوں (بنی اسرائیل) کی لغت میں عربی لفظ قبائل کا قائم مقام ہے۔

استبـــرق: (دبیز اطلس) ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ یہ ملک عجم میں دبیز ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔

اسفار: (کتابیں) علامہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے الارشاد میں بیان کیا ہے کہ سریانی زبان میں ''اسفار'' کتابوں کو کہتے ہیں۔ لیکن ابن ابی حاتم نے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ یہ ''نبطی زبان میں کتابوں کو کہتے ہیں''۔

اصری: (میرا ذمہ، عہد) علامہ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے لغات القرآن میں بیان کیا ہے کہ ''نبطی زبان میں اس کے معنی ہیں میرا عہد'' (قول وقرار)۔

اکواب: (کوزے) علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ''یہ نبطی زبان میں کوزوں (پیالوں) کو کہتے ہیں''۔

إل یا إیل: (بمعنی اللہ) علامہ ابن الجنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بعض حضرات نے ذکر کیا ہے کہ ''یہ نبطی زبان میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

الیم: (دردناک) علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حبشی زبان میں اسکے معنی ہیں دکھ دینے والی چیز

إناہ: (اس کا پکنا) اہل مغرب کی بول چال مین اس کے معنی ہیں ''اسکا پک جانا'' یہ بات علامہ شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے۔

اواہ: (نرم دل، اہ کرنے والا) ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریق پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ''حبش کی زبان میں اس کے معنی ہیں یقین کرنے والا بقول بعض زبان حبش مین رکرنیوالا، یا عبرانی زبان مین دعا کرنیوالا۔

اواب: (رجوع کرنیوالا) عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''حبش کی زبان میں اس کے معنی (تسبیح خواں کے آتے ہیں)۔ علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عمرو سے روایت کی ہے کہ ''اوبی معہ'' حبش کی زبان میں سبحی (تسبیح خوانی کر) کے آتے ہیں۔

الاولی والآخرة: (اگلی اور پچھلی) شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

"قولہ تعالیٰ:الجاھلیۃ الاولیٰ سے مراد پچھلی جاہلیت ہے۔اور قولہ تعالیٰ:فی الملۃ الآخرۃ سے پہلی ملت (پہلا دین) مراد ہے اور یہ معنی قبطی زبان میں ہیں، کیونکہ قبطی لوگ آخرۃ کو اولیٰ، اور اولیٰ، کو آخرت کہتے ہیں۔(زرکشی رحمۃ اللہ علیہ)

بطائنھا: (ان کے استر) علامہ شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "بطائنھا من استبرق" میں یعنی اس کے اوپری ابرے، یہ بھی قبطی زبان کا لفظ ہے، اسی کو علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

بعیر: (اونٹ) علامہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے "کیل بعیر" کے یہ معنی روایت کیے ہیں کہ اس سے ایک بارخر کا پیمانہ (ایک بار شتر) مراد ہے۔

بیع: (گرجے، عبادت خانے): علامہ الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المعرب" میں بیان کیا ہے کہ "بیعۃ" اور "کنیسۃ" ان دونوں لفظوں کو بعض علماء نے فارسی سے معرب بیان کیا ہے۔

تنور: (سطح زمین) علامہ الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کو فارسی زبان کا لفظ اور معرب بتایا ہے۔

تتبیرا: (۴۷) (علامہ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ "ولیتبروا ما علوا تتبیرا" کے معنی میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ "نبطی زبان میں "تبرہ" کے معنی ہیں اس کو ہلاک کیا"۔

تحت: (نیچے) علامہ ابوالقاسم نے مفردات القرآن میں "فناداھا من تحتھا" میں تحتھا سے (اس کا) پیٹ مراد ہے۔یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔

الجبت: (۴۸) (سحر جادو) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "جبت" حبش کی زبان میں شیطان کا نام ہے۔اور سعید بن جبیر نے اس کے معنی ساحر (جادوگر) کے بیان کیے ہیں۔

جھنم: (دوزخ) بقول بعض یہ لفظ عجمی ہے اور بعض کے نزدیک فارسی ہے اور بعض کے

نزدیک عبرانی ہے۔اس کی اصل ''کھنام'' بتائی جاتی ہے۔

حــرم: (حرام کیا گیا) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حبش زبان میں حرم کے معنی وجب (واجب کیا گیا) آئے ہیں۔

حــصــب: (ابن عباس سے روایت ہے کہ ''حصب جھنم'' میں حصب کے معنی لکڑی (ایندھن) کے آئے ہیں، یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

حــطة: (توبہ، مغفرت) بعض حضرات کا قول ہے کہ اس کے معنی ہیں ''ٹھیک اور درست با کہو'' اور یہ معنی بنی اسرائیل کی زبان میں ہیں۔

حــواریــون: (دھوبی، مددگار) ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبطی زبان میں غسل دینے والے کے ہیں اور اسکی اصل ھواری تھی۔

حــوب: (گناہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکے معنی ''اثــم'' (گناہ) کے بتائے ہیں۔اور کہا ہے کہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

درســت: (دراسۃ، پڑھنا) اس کے معنی یہودیوں کی زبان میں باہم مل کر پڑھنے کے ہیں۔

ذری: (چمکدار) حبش کی زبان میں اس کے معنی چمکدار، روشن کے ہیں، اس کو علامہ شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

دینار: (علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اوراس لفظ کو فارسی الاصل بیان کیا ہے۔

ربــانیون: (اللہ والے) جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اہل عرب ربانیین کے معنی نہیں جانتے، یہ کلمہ عربی زبان کا نہیں بلکہ عبرانی یا سریانی زبان کا لفظ ہے۔

ربیـــــون: (۴۹) (طالب خدا) ابوحاتم احمد بن حمدان اللغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الزینۃ'' میں بیان کیا ہے کہ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔

الـــرحـــمـــن: (بڑا مہربان) امام مبرد اور ثعلب رحمہما اللہ تعالیٰ کے خیال میں یہ لفظ

عبرانی کا ہے اور اس کی اصل خائے معجمہ کے ساتھ ہے۔

الرس: (۵۰) (کنواں، چاہ) علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب العجائب میں اسکو عجمی لفظ کہا ہے۔ اور اس کے معنی کنواں بتائے ہیں۔

الرقیم: (لوح اور کتاب) شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ رومی زبان کا لفظ ہے بمعنی تختی کے ہیں بقول ابوالقاسم یہ رومی زبان میں بمعنی ''کتاب'' آتا ہے۔ بقول علامہ واسطی رومی زبان میں ''دوات'' کو کہتے ہیں۔

رمزا: (اشارہ) علامہ ابن الجوزی نے اس لفظ کو معرب شمار کیا ہے۔ الواسطی کا قول ہے کہ عبرانی زبان میں دونوں لبوں کو جنبش دینے کے ہیں۔

رھواً: (۵۱) (تھما ہوا) علامہ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے قولہ تعالیٰ: ''واترك البحر رھواً'' کے معنوں میں بیان کیا ہے کہ نبطی زبان میں اس کے معنی ہیں ''ساکن اور بغیر جوش وخروش کا دریا'' واسطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سریانی زبان میں اس کے معنی ساکن دریا ہیں۔

الروم: (روم) الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ عجمی لفظ ہے اور انسانوں کی ایک قوم (رومی) کا نام ہے۔

زنجبیل: (سونٹھ) علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ اور ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کو فارسی زبان کا لفظ بتایا ہے۔

السجل: (کتاب) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حبش کی زبان میں سجل کے معنی مرد کے ہیں۔ ابن جنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی کتاب کے ہیں بہت سے علماء اس کو فارسی اور معرب بتاتے ہیں۔

سجیل: (۵۲) (کنکر) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''سجیل'' فارسی زبان کا مرکب لفظ ہے۔ اس کا اگلے حصے کا معنی پتھر، اور پچھلے حصے کا معنی مٹی (یعنی سنگ گل)۔

سجین: (گناہ گاروں کا اعمالنامہ) علامہ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الزینۃ میں

بیان کیا ہے کہ یہ لفظ عربی زبان کا نہیں بلکہ کسی اور زبان کا ہے۔(۵۳)

سرادق: (پردہ، شامیانہ، قنات) علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ فارسی زبان کا معرب لفظ ہے اسکی اصل سرادر یعنی دہلیز تھی، ایک عالم کا قول ہے کہ درست یہ ہے کہ سرادق فارسی زبان میں سراپردہ یعنی گھر کے آگے پڑے ہوئے پردہ کو کہتے ہیں۔(۵۴)

سری: (چشمہ) ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ قولہ تعالیٰ سریا سریانی زبان میں نہر کو کہتے ہیں۔سعید بن جبیر اس کو نبطی زبان کا لفظ بتاتے ہیں۔شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہیں بلکہ یہ یونانی زبان کا لفظ ہے۔

سفرۃ: (لکھنے والے) ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق ابن عباس روایت کی ہے کہ بایدی سفرۃ میں اس کے معنی پڑھنے والے اور یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔

سقر: (دوزخ) علامہ جوالیقی نے اس لفظ سقر کو عجمی لفظ بتایا ہے۔

سجداً: (سجدہ ریز) ابن مردویہ نے بطریق ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ یہ حبش کی زبان میں سرکہ کو کہتے ہیں۔

سلسبیل: (ایک جنتی چشمہ) علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے۔

سنا: (چمک، روشنی) اس کو صرف علامہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی نظم میں عجمی شمار کیا ہے ان کے علاوہ کسی اور عالم کا یہ قول نہیں ہے۔(۵۵)

سندس: (باریک دیبا) علامہ جوالیقیؒ نے کہا ہے کہ سندس فارسی زبان مین باریک ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔

سیدھا: (اسکا سردار) قولہ تعالیٰ: والفیا سیدھا لدی الباب کی تفسیر میں الواسطیؒ نے کہا ہے کہ یہ قبطی زبان میں بمعنی اس کے شوہر آیا ہے۔

سینین: (پہاڑ کا نام) عکرمہؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ سینین حبش کی

زبان مین خوبصورت کو کہتے ہیں۔

سینـاء : (پہاڑ کا نام) ابن ابی حاتمؒ نے ضحاکؒ سے روایت کی ہے کہ نبطی زبان میں ''سیناء'' خوبصورت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

شهـر : (مہینہ) الجوالیقیؒ نے کہا ہے کہ بعض اہل لغت نے اسکو سریانی زبان کا لفظ بتایا ہے۔

الصراط: (راستہ) علامہ ابن الجوزیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ رومی زبان میں بمعنی راستہ آیا ہے۔

صرهن : (انکو مانوس کر) قولہ تعالیٰ فصرھن کے معنوں میں ابن جریرؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔

صلوات: (عبادت گاہیں) علامہ جوالیقیؒ نے کہا ہے کہ یہ عبری زبان میں یہودیوں کے کنیساؤں کو کہا جاتا ہے۔اور اس کی اصل صلوتا ہے۔

الطاغوت: (۵۶) (سرکش) یہ حبشی زبان کا لفظ ہے،اس کے معنی ہیں کاہن۔

طـه : (حروف مقطعات) مفسر قرآن حضرت عکرمہؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا یہ لفظ حبش کی زبان میں ایسا ہے جیسے عربی میں تم یا محمد کہتے ہو۔(۵۷)

طفقا: (بعض علماء کا قول ہے کہ رومی زبان میں اس کے معنی ہیں ان دونوں نے ارادہ کیا یہ بات علامہ شیدلہؒ نے بیان کی ہے۔

طـوبـی: (خوبی، آرام، مبارک بادی) ابن ابی حاتمؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ حبش کی زبان میں جنت کا نام ہے۔حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ اس کو ہندی زبان کا لفظ بتاتے تھے۔

طـور: (پہاڑ کا نام) علامہ فریابی نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ طور سریانی زبان میں

پہاڑ کو کہتے ہیں۔ بقول ضحاک یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔

طــوی: (ایک مقام) بقول کرمانیؒ یہ لفظ معرب ہے۔ اس کے معنی ہیں رات کے وقت۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عبرانی زبان میں مرد کے معنی میں آیا ہے۔

عبــدت: (تو نے غلام بنایا) قولہ تعالیٰ: عبدت بنی اسرائیل کے معنی میں علامہ ابو القاسمؒ نے بیان کیا ہے کہ اس کے معنی قتلت (تو نے قتل کیا) یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔

عدن :(۵۸) (نام بہشت، خلد، ہمیشگی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کعب رضی اللہ عنہ سے قولہ تعالیٰ جنات عدن کے معنی دریافت کئے تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سریانی زبان میں انگور کے باغوں کو کہتے ہیں۔ یا یہ رومی لفظ ہے۔(۵۹)

الــعــرم:(۶۰) (زوروار) مجاہدؒ سے روایت ہے کہ ملک حبش میں عرم وہ بند ہیں جو بارش کا پانی پہاڑ کی گھاٹیوں میں روکنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ پھر ان کے پیچھے پانی جمع ہو کر ابشار کی طرح گرتا ہے۔ اور بالائی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔

غســاق :(۶۱) (پیپ) علامہ جوالیقیؒ اور واسطیؒ دونوں کا قول ہے کہ سرد، بدبودار پانی کو کہتے ہیں۔ یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ ابن جریرؒ نے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غساق: کے معنی ہیں بدبودار۔ یہ طخاریہ کی زبان کا لفظ ہے۔(۶۲)

غیــض: (خشک کیا گیا، جذب ہو گیا) علامہ ابوالقاسمؒ کا قول ہے کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی کم کر دیا گیا کے ہیں۔

فــردوس: (جنت) ابن ابی حاتمؒ نے مجاہدؒ سے روایت کی کہ فردوس رومی زبان میں باغ کو کہتے ہیں۔ سدی سے مروی ہے کہ نبطی زبان میں انگوروں کے باغوں کو کہتے ہیں۔ اس کی اصل فرداسا تھی۔

فوم: (لہسن، گندم) علامہ الواسطیؒ نے کہا ہے کہ عبرانی زبان میں گیہوں کو کہتے ہیں۔

قــراطیــس: (۶۳) (اوراق) علامہ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ

قرطاس کی اصل عربی زبان میں نہیں ہے لہٰذا یہ عجمی ہے۔

قسط: (٦٤) (انصاف) ابن ابی حاتمؒ نے مجاہدؒ سے روایت کی ہے کہ "قسط" رومی زبان میں بمعنی عدل آتا ہے۔

قسطاس: (میزان عدل) علامہ فریابی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ بقول ابن جبیر ترازو کے معنی ہیں۔

قسورة: ابن جریرؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے قسورة حبش کی زبان میں شیر کو کہتے ہیں۔

قطنا: (ہمارا حصہ) علامہ ابوالقاسمؒ نے کہا ہے کہ نبطی زبان میں اس کے معنی ہیں ہمارا نوشتہ (اعمالنامہ)

قفل: (تالہ) الجوالیقیؒ نے ذکر کیا ہے کہ بعض علماء اس کو فارسی معرب بتاتے ہیں۔

قمل: (جوئیں) علامہ الواسطی نے کہا ہے کہ یہ عبری زبان اور سریانی زبان میں جوں کو کہتے ہیں۔

قنطار: (٦٥) (ایک وزن) علامہ ثعالبیؒ نے کتاب فقہ اللغہ میں ذکر کیا ہے کہ رومی زبان میں قنطار بارہ ہزار اوقیہ کے مساوی وزن کو کہتے ہیں۔

قیوم: علامہ الواسطیؒ نے کہا ہے کہ سریانی زبان میں قیوم اسکو کہتے ہیں جو سوتا نہیں۔

کافور: (دوائے سفید) علامہ الجوالیقیؒ و دیگر علماء نے اس لفظ کو فارسی سے معرب بتایا ہے۔

کفر: (دور کر) ابن الجوزیؒ نے کہا کہ نبطی زبان میں کفر عنا کے معنی ہیں (ہماری خطاؤں کو مٹا دے)

کفلین: (دو حصے) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبش کی زبان میں کفلین بمعنی ضعفین (دوچند) آتا ہے۔

کنز: (خزانہ) علامہ الجوالیقیؒ نے اس لفظ کو فارسی کا معرب لفظ بتایا ہے۔ (یہ غالباً گنج سے ماخوذ ہے)

کورت: (لپیٹی گئی) سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کورت بمعنی غورت (غائب کی گئی) یہ فارسی سے ماخوذ ہے۔

لینۃ: (٦٦) (کھجور کا درخت) الواسطیؒ نے کتاب الارشاد میں اسکے معنی کھجور کا درخت لکھے ہیں۔ علامہ کلبیؒ نے کہا کہ میں نے اس لفظ کو یثرب کے یہودیوں کے سوا کسی اور عربی قبیلہ کی زبان میں نہیں سنا۔

متکأ: (مجلس، محفل) ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ متکأ حبش کی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں۔

مجوس: (آتش پرست) علامہ الجوالیقیؒ نے کہا ہے کہ یہ عجمی لفظ ہے۔

مرجان: (مونگا) الجوالیقیؒ نے کہا ہے کہ بعض اہل لغت کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے۔

مسک: (مشک) علامہ ثعالبیؒ نے اس کو فارسی زبان کا لفظ بیان کیا ہے۔

مشکاۃ: (٦٧) (طاق) مجاہدؒ سے مروی ہے کہ حبش کی زبان میں مشکاۃ طاقچہ (چھوٹے سے طاق) یا سوراخ کو کہتے ہیں۔ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔

مقالید: (علامہ فریابیؒ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا مقالید فارسی میں کنجیوں کو کہتے ہیں۔ جوالیقی کا قول ہے کہ اقلید اور مقلید دونوں فارسی سے معرب ہے۔ کنجی کے معنی میں ہے۔ (٦٨)

مرقوم: (الواسطی کا قول ہے کہ مرقوم بمعنی مکتوب (لکھی ہوئی) عبری زبان میں آتا ہے۔

مزجاۃ: (۶۹) (اُلواسطی نے کہا ہے کہ فارسی زبان میں یا بقول بعض قبطی زبان مین مزجاۃ تھوڑی چیز کو کہتے ہیں۔

ملکوت: (بادشاہت) ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے قولہ تعالیٰ: ملکوت کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ فرشتہ کو کہتے ہیں یہ نبطی زبان میں ہے۔

مناص: (فرار، بھاگنا) علامہ ابوالقاسم کا قول ہے کہ نبطی زبان مین اس کے معنی ہین بھاگنا۔

منسأۃ: (۷۰) (ابن جریرؒ نے السدی سے روایت کی ہے کہ حبش کی زبان میں منسأۃ لاٹھی کو کہتے ہیں۔

منفطر: (قولہ تعالیٰ: السماء منفطر بہ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی ہیں بھرا ہوا۔ ورنہ عربی میں اس کے معنی پھٹنے کے آتے ہیں۔

مھل: (پگھلا ہوا تانبا، پیپ) بعض کہتے ہیں کہ اہل مغرب کی زبان میں اس کے معنی ہین تیل کی گاد (تلچھٹ) اس کو شیدلہؒ نے بیان کیا ہے۔ مگر علامہ ابوالقاسم نے کہا ہے کہ اس لفظ کے یہ معنی بربری زبان میں آتے ہیں۔

ناشئۃ: (اٹھنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ناشئۃ اللیل حبش کی زبان میں قیام اللیل (رات کے وقت عبادت کرنے کو کہتے ہیں۔

ن: (حروف مقطعات) علامہ کرمانی نے کتاب العجائب میں نقل کیا ہے کہ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی اصل اُنون تھی جس کے معنی ہیں جو تم چاہو سو کرو۔

ھدنا: (ہم نے توبہ کی) بعض علماء وشیدلہؒ کہتے ہیں کہ عبرانی زبان میں اس کے معنی ہیں ہم نے توبہ کی۔

ھون: (نرم رفتاری) میمون بن مہران سے قولہ تعالیٰ: یمشون علی الارض ھونا کے معنوں میں روایت ہے کہ اس نے کہا یہ سریانی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں حکماء بقول بعض یہ معنی عبرانی

زبان مین ہیں۔

وراء:(آگے، پیچھے)بعض کہتے ہیں کہ نبطی زبان میں اس کے معنی ہیں سامنے۔یعنی (امام) یہ بات شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالقاسم نے بیان کی ہے۔

وردۃ: (گلاب یا گلابی) علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بھی عجمی لفظ قرار دیا ہے۔

وزر:(ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ نبطی زبان میں جبل (امان) اور ملجاء جائے پناہ کو کہتے ہیں۔

یاقوت :(جواہر) علامہ جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ وثعالبی اور بہت سے دیگر علماء نے اس کو فارسی لفظ بتایا ہے۔

یصدون :(وہ روکتے ہیں) علامہ ابن الجوزی نے کہا ہے کہ حبش کی زبان مین اس کے معنی ہین کہ غل مچاتے ہیں۔

یحور: (وہ لوٹے گا، واپس ہوگا) ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے داود بن ہند سے قولہ تعالیٰ: ظن ان لن یحور کے معنوں میں روایت کی ہے کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی ہیں یرجع (لوٹ کر جائیگا) یہی عکرمہ اور ابن عباس سے بھی یہی منقول ہے۔

یس:(۷۱) (حروف مقطعات) علامہ ابن مردویہ نے قولہ تعالیٰ: یس کے معنی کی بابت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی ہیں یاانسان (اے انسان) سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ یس حبش کی زبان میں بمعنی یارجل (اے آدمی) آتا ہے۔

الیمّ:(۷۲) (دریا، پانی) علامہ بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سریانی زبان میں الیم دریا کو کہتے ہیں۔شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس لفظ کے یہ معنی قبطی زبان میں آتے ہیں۔

یصہر: (وہ پگھلایا جائے گا) بعض علماء کہتے ہین کہ اہل مغرب کی زبان میں اس کے معنی ہین ینضج (پختہ ہوتا ہے) شیدلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے یہ معنی قبطی زبان میں بیان کئے ہیں۔

الیہود: (علامہ الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ غیر عربی زبان کا لفظ ہے اور معرب ہے۔ یہود دراصل یہوذ بن یعقوب کی جانب منسوب ہیں اس لئے ذال کو دال مہملہ (د) بنا کر اس کی تعریب کر لی گئی۔

راعنا: (۷۳) (ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ راعنا یہودیوں کی رعایت کیجئے زبان میں گالی ہے۔

هیت لک: (۷۴) (جلدی آ) ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا "قبطی زبان میں ھیت لک بمعنی ھلم لک یعنی تو آجا آتا ہے۔ امام حسن کہتے ہیں کہ اس لفظ کے یہ معنی سریانی زبان میں آتے ہین۔ اس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ یہ لفظ ابن معنوں مین حورانی زبان میں آتا ہے۔ بقول ابوزید یہ محاورہ ہے عبرانی زبان کا اس کی اصل ھیتلج تھی یعنی تعالہ (اس کے اوپر آ)

شطرا: (ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے قولہ تعالیٰ: شطر المسجد کے معنی میں روایت کیا ہے کہ حبش کی زبان میں اس کے معنی جانب کے ہیں۔ بہر حال یہ تمام الفاظ ہیں جو قرآن کریم میں آئے ہیں۔ (۷۵)

حاشیہ وحوالہ جات

۱۔ زبدہ الاتقان ص/۱۳۱
۲۔ ایضاً
۳۔ الاتقان فی علوم القرآن، ۱/۳۹۸
۴۔ المطففین، /۲۳
۵۔ القیمۃ، /۱۵
۶۔ القیمۃ، /۱۱
۷۔ الدخان، /۷
۸۔ ایضاً
۹۔ الانبیاء، /۱۷
۱۰۔ ہود، /۴۲

۱۱۔ یوسف/۳۶	۱۲۔ الصافات،/۱۲۵
۱۳۔ الرحمٰن،/۲۲	۱۴۔ یوسف،/۱۴
۱۵۔ الرعد،/۳۱	۱۶۔ الاعراف،/۲۷
۱۷۔ الفرقان/۱۸	۱۸۔ ق/۳۶
۱۹۔ الحجرات/۱۴	۲۰۔ النساء،/۱۰۰
۲۱۔ سباء،/۱۶	۲۲۔ بنی اسرائیل/۵۸
۲۳۔ الاتقان فی علوم القرآن،۱/۴۰۰،	۲۴۔ البقرہ،/۱۳
۲۵۔ البقرہ،/۶۵	۲۶۔ البقرہ،/۱۴۴
۲۷۔ آل عمران،۷۷	۲۸۔ المائدہ/۴۲
۲۹۔ بنی اسرائیل/۹۲	۳۰۔ حج/۵۷
۳۱۔ علوم القرآن،ص/۲۰۹	۳۲۔ علوم القرآن،ص/۲۰۹
۳۳۔ الاتقان،۱/۴۰۴	۳۴۔ علوم القرآن/ص۲۱۱
۳۵۔ اتقان ج۱/ص۴۰۴	۳۶۔ اتقان،۱/۴۰۶
۳۷۔ اعراف/۲۰۱	۳۸۔ احقاف/۲۱
۳۹۔ النساء/۱۱۵	۴۰۔ اتقان،۱/۷،۶،۴۰

۴۱۔ علوم القرآن،۱۲۳،زبدۃ الاتقان،ص/۱۳۱،

۴۲۔ علوم القرآن،۱۲۳،زبدۃ الاتقان،ص/۱۳۲،

۴۳۔ اتقان ۱۱/۴۱۰

۴۴۔ یہاں نیچے ''شیدلۃ'' لقب سے بہت حوالہ آئے گا۔ان کی کنیت ابوالمعالی ہے۔عزیزی بن عبدالملک نام ہے اورشیدلۃ لقب ہے۔پانچویں صدی ہجری کے شافعی عالم ہیں۔ان کی کتاب ''البرھان فی مشکلات القرآن'' ہے ان کی وفات ۴۹۴ھ میں

ہوئی۔(دیکھئے علوم القرآن،ص:۲۳)

۴۵۔ عبس/۶۶ ۴۶۔ الکہف/۳۱

۴۷۔ بنی اسرایل/۷ ۴۸۔ النساء،/۵۱

۴۹۔ آل عمران/۱۴۶ ۵۰۔ الفرقان/۳۸

۵۱۔ الدخان/۲۴ ۵۲۔ الفیل/۴

۵۳۔ بحوالہ الاتقان/۲۲۱ ۵۴۔ بحوالہ الاتقان/۲۲۱

۵۵۔ بحوالہ الاتقان/۲۲۱ ۵۶۔ البقرہ،/۲۵۰

۵۷۔ علوم القرآن،/۲۲۳ ۵۸۔ التوبہ/۷۲

۵۹۔ علوم القرآن/۲۲۴ ۶۰۔ سبا/۱۶

۶۱۔ سورۂ ص/۵۷ ۶۲۔ علوم القرآن/۲۲۴،بحوالہ الاتقان

۶۳۔ الانعام/۹۱ ۶۴۔ آل عمران/۱۸

۶۵۔ آل عمران/۷۵ ۶۶۔ الحشر/۵

۶۷۔ النور/۱۳۵ ۶۸۔ علوم القرآن/۳۲۷

۶۹۔ الیوسف/۸۸ ۷۰۔ سباء/۱۴

۷۱۔ یس/۱ ۷۲۔ الاعراف/۱۳۶

۷۳۔ بقرہ/۱۰۴ ۷۴۔ یوسف/۲۳

۷۵۔ اس کی مکمل بحث کہ یہ عربی ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کس طرح؟ نہیں کیوں؟ زبدۃ الاتقان/۱۳۱، علوم القرآن (قاسمی) ۶۰ تا ۶۲، اور علامہ سیوطیؒ کی الاتقان فی علوم القرآن میں ملاحظہ فرمائیں۔

اصولِ سیرت نگاری

تعارف، مآخذ و مصادر

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

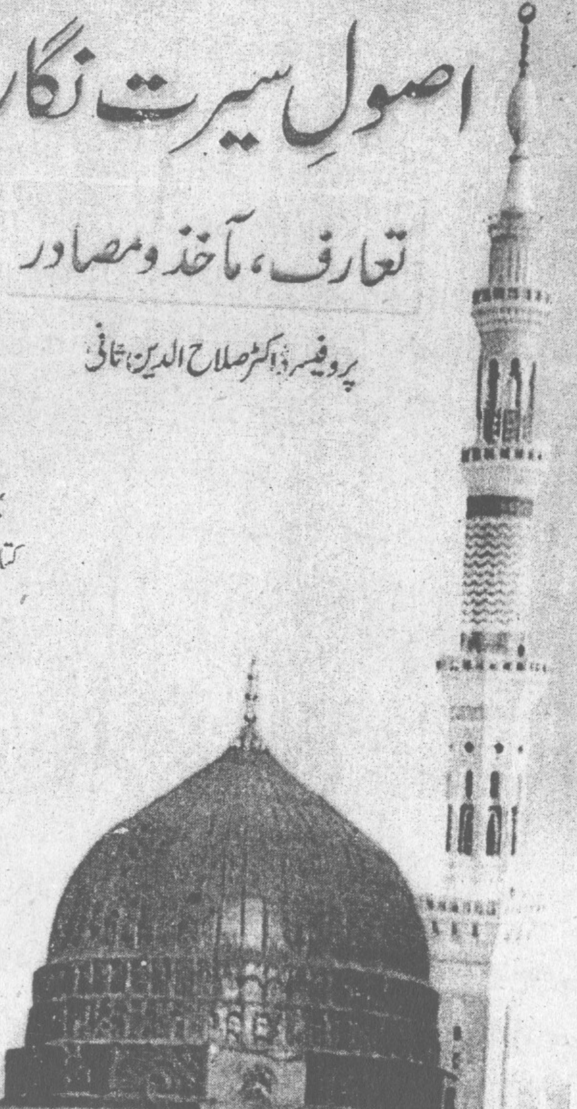

پہلی جامع و مفصل
کتاب کے اہم مباحث

سیرت النبیؐ
تعریف و تعارف
ارتقاء
سیرت نگاری کے
25 اصول

نایاب معلومات
کا خزانہ

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی